بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd L. No 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/

بروز جمعہ

۲۶ رجب ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ ۔ ۲ شہادت ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲ ماہ اپریل ۱۹۵۴ء ۔ نمبر ۱۶

مسلم لیگ میں نئی جان ڈالنے کے لئے رمضان سے قبل لیگی کارکنوں کا ایک کنونشن منعقد کیا جائے

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ سے مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کی سفارش

کراچی یکم اپریل ۔ مرکزی مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی نے پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ سے سفارش کی ہے کہ مسلم لیگ میں نئی جان ڈالنے کے لئے رمضان سے قبل مسلم لیگی کارکنوں کا ایک کنونشن طلب کیا جائے ۔ اس امر کا فیصلہ پارلیمانی پارٹی نے آج صبح ایک قرارداد کی شکل میں کیا ۔ جو پارٹی کے لیڈر وزیر اعظم جناب محمد علی کی صدارت میں منظور کی گئی ۔ کنونشن کے انعقاد کی تاریخ اور جگہ کا فیصلہ مجلس عاملہ خود کرے گی ۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ آج جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ مسلم لیگ کو تقویت پہنچا کر عوام سے رابطہ قائم کیا جائے ۔ کیونکہ اصلی طاقت عوام ہی کے ہاتھ میں ہے ۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مسلم لیگ کی مرکزی کونسل اور صوبائی کونسلوں کے تمام سابق اور موجودہ ممبروں کو کنونشن میں شرکت کی دعوت دی جائے ۔ علاوہ ازیں تقسیم سے پہلے کی مسلم لیگ کونسلوں کے جو ممبران پاکستان میں موجود ہیں وہ بھی بلائے جائیں ۔ اسی طرح مسلم لیگ کے صوبائی اور اضلاعی عہدہ داروں کو بھی مدعو کیا جائے ۔ قرارداد میں اس بات کی بھی سفارش کی گئی ہے کہ مرکزی اور صوبائی کابینہ کے ممبروں کو مسلم لیگ کے عہدوں سے دستبردار ہو جانا چاہیئے ۔

مرکز مشرقی بنگال کی نئی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا

ماہانہ نشری تقریر میں وزیر اعظم جناب محمد علی کی یقین دہانی

کراچی یکم اپریل ۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے پھر یقین دلایا ہے کہ مشرقی بنگال کی نئی حکومت کے ساتھ مرکز پورا پورا تعاون کرے گا ۔ انہوں نے آج شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کرتے ہوئے کہا مشرقی بنگال میں مسلم لیگ کی حکومت نہ ہونے سے مرکز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ۔ کیونکہ اس بات سے کہ کسی صوبے میں کونسی پارٹی کی حکومت ہے موثر طور پر کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ آپ نے کہا پاکستان ایک جمہوری ملک ہے ۔ اور جمہوری ملکوں میں حکومت کا تبدیل ہو جانا معمولی بات ہوتی ہے مشرقی بنگال کے لوگ حالیہ انتخابات میں فیصلہ دے چکے ہیں کہ وہ صوبے میں کس پارٹی کی حکومت چاہتے ہیں ۔ ہم ہر حالت میں ان کے فیصلہ کا احترام کریں گے ۔ صوبوں کے مفادات پاکستان کے مجموعی مفادات سے جدا نہیں ہیں مرکزی حکومت یہ لحاظ کئے بغیر کہ کس صوبے میں کونسی حکومت برسر اقتدار ہے تمام صوبوں کے مفاد کے لئے برابر کام کرتی رہے گی ۔ وزیر اعظم نے دوران تقریر میں اس تمنا کا اظہار کیا ۔ کہ مشرقی بنگال نئی حکومت کے تحت پھلے پھولے اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو ۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا مشرقی بنگال میں مسلم لیگ کے ہار جانے کے بعد لوگوں نے پوچھنا شروع کر دیا ہے کہ اس کا مرکز پر کیا اثر پڑ سکتا ہے ۔ اور بعض نے تو عجیب و غریب مطالبے بھی شروع کر دیئے ہیں ۔ آپ نے کہا ان انتخابات کا مقصد مشرقی بنگال کے عوام کو یہ موقع دینا ؎ تھا کہ وہ صوبائی مجلس قانون ساز کے لئے اپنے نمائندے منتخب کر سکیں ۔ انہیں اس سوال کا فیصلہ نہیں کرنا تھا کہ مرکز میں ان کی کون نمائندگی کرے گا یہ سوال تو صرف براہ راست مرکزی انتخابات میں پیدا ہوتا ہے ۔ پھر مرکزی پارلیمنٹ کے ممبران مجلس دستور ساز کے ممبر ہیں جو فی نفسہ ایک خود مختار ادارہ ہے ۔ جب تک اس کا کام پورا نہ ہو جائے نہ اسے توڑا جا سکتا ہے ۔ اور نہ اس کا کوئی ممبر مستعفی ہو سکتا ہے ۔ دراصل دستور سازی کا کام کسی ایک پارٹی کے سپرد نہیں کیا گیا تھا ۔ بلکہ اس کی ذمہ داری ہر ممبر پر عائد کی گئی تھی مجلس دستور ساز کا ہر ممبر قوم کا نمائندہ ہے ۔ اور وہ پورے پاکستان کے مفاد کا محافظ ہے ۔ اسی لئے مجلس دستور ساز میں نہ حکومت کا کوئی * نمائندہ ہے اور نہ کوئی حزب مخالف ہے وزیر اعظم نے مزید فرمایا یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ دستور سازی کے سلسلے میں اب تک جو کام ہوا ہے ۔ اسے ہم ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں ۔ اگر صوبائی انتخابات کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے دستور ساز اسمبلی کے ممبر بدلتے چلے گئے ۔ تو دستور سازی کا کام کبھی مکمل نہیں ؎؎ ہو گا ۔ وزیر اعظم نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ کسی ایک صوبے کا فیصلہ خواہ اس کی آبادی کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو ۔ سارے پاکستان کا فیصلہ نہیں کہلا سکتا ۔ کیونکہ پاکستان وحدانی حکومت نہیں ہے بلکہ یہ ایک وفاقی مملکت ہے ۔ جس میں کوئی ایک یونٹ دوسرے یونٹوں کی نمائندگی کرنے کا حق نہیں رکھتا ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت نسبتاً اچھی ہے صرف خفیف سی حرارت کی شکایت ہے ، شکر کے آثار میں بھی بفضلہ کمی ہے

احباب اپنے پیارے آقا کی جلد تر اور کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ یکم اپریل ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے :۔

" الحمد للہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے ۔ صرف خفیف سی حرارت کی شکایت ہے ۔ نیز شکر کے آثار میں بھی کمی ہے ۔"

تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے :۔

"Alhamdolillah Hazrat better. Only slight temperature and sugar traces also less."

(Private Secretary)

پاکستان اور ترکی کے درمیان معاہدے پر دستخط

کراچی یکم اپریل ۔ پاکستان اور ترکی کے درمیان کل صبح ایک معاہدے پر دستخط ہو رہے ہیں ۔ پاکستان کی طرف سے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور حکومت ترکی کی طرف سے سفیر ترکی مقیم کراچی ہز ایکسی لینسی صلاح الدین رفعت دستخط کریں گے ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دستکاری پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی ۔

انیس سالہ حساب دریافت کرنے والوں کیلئے ایک نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اعلان کے مطابق کہ دفتر اول کے سابقون الاولون کے نام ایک رسالہ میں شائع کئے جائیں گے اور کہ یہ کتاب جماعتوں لائبریریوں اور ہر اس شخص کو جس نے متواتر انیس سال تک اشاعت اسلام میں مدد دی ہے بھیجی جائیگی۔ یہ فہرست دفتر وکیل المال تحریک جدید بنا رہا ہے۔ پہلے دس سال کا حساب تو دسویں سال کے رجسٹر پر بنایا گیا تھا۔ کیونکہ مخلصین کو دس سالہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دستخطی سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا۔ مگر اس کے بعد گیارھویں سال سے انیسویں سال تک کا حساب الگ الگ سال کے رجسٹر میں درج ہے۔ اور ان دس رجسٹروں سے نکال کر حساب بنایا جاتا ہے۔ چونکہ جس دوست نے جہاں سے وعدہ کیا ہے۔ اسی جگہ پر حساب رکھا ہے۔ اس لئے جو دوست انیس سالہ اپنا حساب دریافت فرماویں۔ انہیں یہ تفصیل لکھنی چاہیئے۔ کہ

اول انہوں نے دسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا تھا۔

دوم اس کے بعد گیارھویں سال سے انیسویں سال تک کے وعدے کہاں کہاں سے کئے تھے۔

اس تشریح کی روشنی میں حساب دریافت کرنے والوں کا انیس سالہ نقشہ فوراً بن سکے گا۔ اور ان کو اطلاع جلد تر ہوگی۔ کئی دوست انیس سالہ تو دریافت فرماتے ہیں۔ مگر یہ تشریح نہیں فرماتے۔ صرف اتنا لکھ دیتے ہیں۔ کہ انیس سالہ حساب فوراً دیا جائے۔ لیکن ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا تشریح خط میں کیا کریں۔ تا دفتر جلد تر جواب دے سکے۔ احباب کو یہ بھی یاد رہے۔ انیس سالہ فہرست میں صرف ان کا نام آئے گا۔ جو متواتر انیس سال اشاعت اسلام میں مدد دے چکے ہیں۔ جو بقایا دار ہیں۔ ان کا نام نہیں آسکتا۔ اس لئے بقایا دار فوری توجہ فرماویں۔ تا ان کا نام فہرست میں ایک دو سال کا بقایا ہونے کے سبب آنے سے رہ نہ جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام کل پاکستان انعامی تحریری مقابلہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ جماعت کے احباب اپنے اندر علمی تحقیق کی عادت ڈالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ایک کل پاکستان انعامی تحریری مقابلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موضوع "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا یہ حصہ ہوگا۔

"(وہ) زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا:۔

(۱) یہ مقابلہ صرف خدام تک ہی محدود ہوگا۔ (۲) مضمون زیادہ سے زیادہ ۲۵ صفحات فل سکیپ پر مشتمل ہو۔ اور صاف اور خوشخط لکھا ہو۔ (۳) تمام مضامین ۱۵ جولائی ۱۹۵۴ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر پہنچ جائیں۔ (۴) جج حضرات کا فیصلہ آخری ہوگا۔

نتیجہ کا اعلان ۱۵ اگست تک الفضل لاہور۔ المصلح کراچی۔ خالد ربوہ۔ اور فرقان احمدنگر میں اشاعت کے لئے بھیج دیا جائیگا۔ انعامات اول دوم سوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقع پر دیئے جائیں گے۔ معیاری مضامین کو سلسلہ کے اخبارات میں شائع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ خاکسار محمد اشرف ناصر ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور

ضروری اطلاع

مئی میں رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ احباب اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں روزے رکھیں گے۔ اور بھوک اور پیاس کی صعوبت برداشت کریں گے۔ لیکن روزہ کی اصل روح عرفان الٰہی کے حصول کے لئے کما حقہ، سعی کرنا ہے۔ جس کا ذریعہ قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنا اور اس کے مطالب پر غور کرنا ہے۔ اس بارے میں سہولت پیدا کرنے کے لئے نظارت ہذا جملہ مبلغین سلسلہ کو ہدایت کر رہی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر میں درس القرآن کا انتظام کریں۔ احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ درس میں نہ صرف خود بالالتزام شریک ہوں گے۔ بلکہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی شامل کریں گے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت کو یہ خبر سنکر مسرت ہوگی۔ کہ "دی اورینٹل اینڈ ریلیجس کارپوریشن ربوہ" کو آغاز کار کی اجازت مل چکی ہے۔ اور تحریک جدید۔ صدر انجمن احمدیہ اور احباب جماعت نے کافی حصص خرید کر قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت میں گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا ہے۔ کارپوریشن مذکورہ کے زیر انتظام ڈچ اور جرمن زبان میں تراجم طبع ہو کر مارکٹ میں آچکے ہیں۔ انگریزی اور دیگر یورپین زبانوں میں تراجم قرآن پاک اور اشاعت کتب کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا ہے۔

کارپوریشن کے حصہ داران کے نام سرٹیفکیٹ حصہ داری عنقریب جاری کئے جا رہے ہیں۔ الاٹمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت اور تبلیغ اسلام کا درد رکھنے والے احباب کے لئے ابھی موقع ہے۔ کہ وہ کارپوریشن کی سٹر اکٹ کو پورا کر کے اس کے حصہ دار بنیں۔ اور اشاعت اسلام کا موجب بن کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ایک حصہ کی قیمت بیس روپے ہے۔ پانچ روپے کی ادائیگی پر ایک حصہ الاٹ کیا جاتا ہے۔ باقی رقم بعد میں آہستہ آہستہ بالاقساط ادا کرنا ہوگی۔ کارپوریشن کے حصص خریدنے کے خواہشمند احباب اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں مطبوعہ فارم برائے خرید حصص ارسال کئے جاسکیں۔

خاکسار عبد المنان عمر چیئرمین دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

صوبائی امیر کے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

صوبائی امیر کے انتخاب میں بہت تاخیر ہو چکی ہے۔ مزید تاخیر مناسب نہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ ضلع وار امراء صوبہ پنجاب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ صوبائی امیر صوبہ پنجاب کا انتخاب بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۵۴ء بروز ہفتہ مجلس شوریٰ کی کارروائی ختم ہونے کے معاً بعد منعقد ہوگا۔ اس انتخاب میں ضلع وار امراء اور ضلع وار نظام کے دو دو سکرٹریان (جنرل سکرٹری اور سکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری امور عامہ مقرر نہ ہونے کی صورت میں سیکرٹری تبلیغ) حصہ لے سکیں گے۔ اس لئے ضلع وار امراء کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ہر دو سکرٹریان کو اپنے ہمراہ لائیں۔ جس ضلع میں ضلع وار سکرٹری مقرر نہ ہوں۔ اس ضلع کے صدر مقام کے دو مذکورہ بالا سکرٹری اس انتخاب میں حصہ لے سکتے ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے محترم دوست محمد یحییٰ صاحب (جو کہ سلسلہ کے دیرینہ خادم اور حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم لاہور کے صاحبزادے ہیں) کے بچے عزیزم منظور احمد عمر چار سالہ کے مثانہ سے بذریعہ اپریشن پتھری نکالی گئی ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب کی خدمت میں اور خصوصاً درویشان قادیان کی خدمت میں بچہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ سید محمد سعید سلیم دار التجلید لاہور

(۲) میرے بھائی محمد العزیز صاحب ایم اے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ میاں چراغ الدین گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۲ء

اخلاق کا احیاء

اس بات کو آج قریباً تمام لوگ خواہ وہ مذہبی پیشوا ہوں یا دنیا کی بہبودی کے عام طور پر خواہشمند متفق ہیں کہ دنیا جس ڈگر پر جا رہی ہے۔ وہ اسے ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور جب تک دنیا میں روحانیت کا احیاء نہ ہوگا دنیا اس عظیم خطرہ سے بچ نہیں سکتی۔ مادی ترقیات نے دنیا کو اخلاقی اقدار سے بالکل محروم کر دیا ہے۔ اور ہر ملک میں ہر نئی پود پہلی سے زیادہ اخلاق و روحانیت سے مبرا ہوتی جا رہی ہے۔ یورپ اور امریکہ جو نئی تہذیب کے گڑھ ہیں یہ خطرہ بڑی طرح محسوس کر رہے ہیں۔ اور غور کرنے والی قسمتیں مجبور ہو گئی ہیں۔ کہ وہ دنیا کی توجہ اس بڑھتی ہوئی اخلاقی پستی اور اس کے ساتھ وابستہ خطرات کی طرف مبذول کرائیں۔ چنانچہ مغربی ممالک میں کئی ایک تحریکیں نئی اخلاقی تعمیر اور روحانی بیداری کے پیش نظر معرض وجود میں آ رہی ہیں۔ اور کئی ملکوں میں خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ نئی پود کو کم سے کم مذہبی تعلیم ضرور دینی چاہیئے۔

چنانچہ بعض مغربی ملکوں میں اس کا انتظام کیا گیا ہے۔ مگر اس امر میں جو سب سے بڑی مشکل ہے۔ اور جس کو یہ مغربی لوگ شاید ابھی تک نہیں سمجھ سکے وہ یہ ہے کہ مغرب میں مذہبی یا روحانی تصور عیسائیت کے ارد گرد گھومتا ہے۔ موجودہ عیسائیت مابعد الطبیعاتی تصور کو جس طریق سے اور جس طرح وہ اللہ تعالےٰ کا اس دنیا کے کاروبار میں مسیح علیہ السلام کی صورت میں ظہور کا عقیدہ پیش کرتی ہے۔ موجودہ مغربی عقلیتی ذہنیت اس سے متاثر نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جو اخلاقی عمارت بھی اس عقیدہ پر اٹھائی جائے گی۔ وہ بھی ناپائدار ثابت ہوگی۔

یاد رہے کہ جو لوگ مغرب میں اخلاقی احیاء چاہتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو بھی اب تسلیم کرنے لگے ہیں کہ صحیح اخلاقی عمارت کسی مابعد الطبیعاتی عقیدہ پر ہی اٹھائی جا سکتی ہے۔ اگرچہ بعض غیر دینی یا عقلیتی نظریہ رکھنے والے دانشمند مصر ہیں کہ عقلیتی قدروں پر بھی اخلاقی عمارت بنائی جا سکتی ہے مگر ایسے لوگ شاذ و نادر ہیں۔ اور ان کا اثر وسیع نہیں ہے۔ زیادہ تر یہی خیال کیا جاتا ہے کہ بغیر کسی مابعد الطبیعاتی عقیدہ کے اخلاقی تعمیر تو ناممکن ہے۔

عیسائیت اس بات پر مصر ہے کہ ایسا مابعد الطبیعاتی عقیدہ "یسوع مسیح" کے ایک پہلو سے خدا اور ایک پہلو سے انسان ہونے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے یہ عقیدہ نہ تو عقلیت پرست یورپ کو اپیل کر سکتا ہے۔ اور نہ اس کا کوئی زندہ ثبوت دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے مغرب میں جو نئی تحریکیں عیسائیت کے اس عقیدہ کی بناء پر روحانی احیاء کی جدوجہد کر رہی ہیں ان کی ناکامی یقینی ہے۔ اگرچہ یہ الگ بات ہے کہ ایسی تحریکوں کو چلانے والے اور ان تحریکوں سے متاثر ہونے والے لوگ بھی بکثرت مغرب میں مل جاتے ہیں۔ مگر موجودہ سائنسی ترقی کی رفتار کے پیش نظر ایسی تحریکوں کا آخر کار بالکل ناکارہ ہونا واضح ہے۔ کیونکہ جس عمارت کی بنیاد مضبوط نہ ہو۔ وہ خواہ کتنی بھی بظاہر سنگین تیار کی جائے ایک نہ ایک دن ضرور نیچے آ رہے گی۔

عیسائیت کے اس غیر عقلی عقیدہ کی وجہ سے ہی دانشمندان مغرب کو مذہب اور سائنس میں تضاد نظر آتا ہے۔ اور خود عیسائیت کے حامی اس تضاد کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور بجائے شکر دینے کے اس کو عیسائیت کی حقانیت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جس عقیدہ پر زندگی کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ جس پر اس کی اخلاقی عمارت کی تعمیر ہوتی ہے۔ وہ عقیدہ خواہ مابعد الطبیعاتی ہی کیوں نہ ہو ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ جس کی حقانیت انسانی ذہن پر واضح ہو سکے۔ اور ایک عقلمند آدمی اس کو عقلی طور پر تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہو جائے۔

اگر کوئی مابعد الطبیعاتی دنیا ہے دوسرے لفظوں میں اس دنیا کی بنانے والی کوئی ہستی ہے جس کو اللہ تعالےٰ کہہ سکتے ہیں۔ تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم میں کوئی ایسا ملکہ نہ رکھا ہو۔ کہ جس سے ہم اس کیفیت کا کسی قدر تجربہ نہ کر سکتے ہوں۔ جو مابعد الطبیعاتی حقیقت سے تعلق رکھتی ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ عیسائیت اس سے انکار ہے مگر عیسائیت نے "یسوع مسیح" کی خدائی۔ اس کی صلیب پر موت اور تیسرے دن جی اٹھنے اور اس کو انسانوں کے گناہ کا کفارہ اور اس قسم کی دوسری رسومات ایجاد کر کے اس حقیقت کو مشتبہ ضرور کر دیا ہے۔ اور چونکہ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو حقیقی مابعد الطبیعاتی تجربہ کی حقیقت کو مسخ کر دیتی ہیں۔ اس لئے عقلیت پرستی معرض وجود میں آئی اور اس نے تمام مابعد الطبیعاتی تصور کی ہی نفی کر دی اور انسانی زندگی کے ارتقاء کی بنیاد تمام تر عقلیت اور اس دنیا کے تجربات اور مشاہدات تک محدود کر دی اگرچہ اللہ تعالےٰ کے تمام فرستادے جن میں خود "یسوع مسیح" جسکو ہم مسلمان حضرت عیسٰے علیہ السلام کے نام سے یاد کرتے ہیں شامل ہیں۔ انسان کی اس مابعد الطبیعاتی کیفیت کی حس کو ہی اپیل کرتے رہے ہیں۔ اور اسی کے ثبوت میں اپنے تجربات اور مشاہدات کو پیش کرتے آئے ہیں مگر چونکہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمیں محدود مقام اور زمانہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس لئے اکثر کی تعلیمات اب موجود نہیں اور اگر کچھ موجود بھی ہیں۔ تو یا تو وہ مسخ شدہ صورت میں ہیں۔ اور یا اپنے زمانہ اور مقام سے تعلق رکھنے کی وجہ سے واضح نہیں ہیں مگر قرآن کریم نے اس حقیقت کو نہایت واضح ترین الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اسلام کا اس امر میں جو دعوےٰ ہے ہم اسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ فھو ھذا

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردے ان کے خدا مردے۔ اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔

اے نادانو تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے اور مردار کھانے میں کیا لذت؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے؟ اور کس قوم کے ساتھ ہے؟ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اس بات کو پرکھے [illegible] (تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

متیٰ نصر اللہ

جو ہو سکتا تو کٹ جاتا مرا سر
خراش آتی نہ پر تیرے بدن پر

مرے محبوب آقا! میرے پیارے
مرے ماں باپ ہوں قربان تجھ پر

تڑپ کر رہ گئے دل بھی جگر بھی
حریم عشق کے شام و سحر بھی

کہ اک نادان دشمن ہاتھ اٹھائے
مسیح پاک کے "محمود" پر بھی

خداوندا ترے مظلوم بندے
کسے جا کر دکھائیں زخم دل کے

بتا تیرے سوا کس کو پکاریں
کہاں روئیں جو دل رونے کو چاہے

کرم کر اب ہماری زندگی پر
ہماری عاجزی پر بے بسی پر

بہت مجبور کر ڈالے گئے ہیں
نظر کر بے کسوں کی بے کسی پر

کہاں تک درد کو دل میں چھپائیں
کہاں تک ضبط کے صدمے اٹھائیں

گزرتا جا رہا ہے سر سے پانی
کہاں تک چپ رہیں اور زخم کھائیں

لبوں پر نالہ و آہ و فغاں ہے
حوادث کا جہاں اپنا جہاں ہے

کہاں تک زلزلے آتے رہیں گے
خداوندا تری نصرت کہاں ہے

عبد المنان ناہید

اصلاح نفس

قومی وحدت اور اتحاد کی ضرورت

مومن تفرقہ سے بچتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان لوگوں کی صفات بیان کی ہیں۔ جو مومن ہیں۔ ان کی مختلف صفات ہیں۔ ایک صفت یہ ہے۔ والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب۔ عقلمند مومنوں کی یہ صفت ہوتی ہے۔ کہ جن امور کو خدا تعالیٰ نے ملانے کا حکم دیا ہے۔ اور جن تعلقات کو خدا تعالیٰ نے قائم رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ ان کو وہ ملاتے اور قائم رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔ اور اپنے اعمال کی جواب دہی کی فکر ہوتی ہے۔ گویا مومنوں کی یہ صفت ہوتی ہے۔ کہ وہ تفرقے اور اختلاف کی باتوں سے بچتے ہیں۔ مومنوں کی جماعت کو خدا تعالیٰ مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ خدا کے رسّے کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑلو۔ اور تفرقہ اور اختلاف نہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو۔ کہ تم تو آپس میں ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔ خدا نے تمہارے درمیان الفت اور محبت پیدا کردی۔ جس کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی ہوگئے۔

پس عقلمند مومن خدا تعالیٰ کے اس حکم کی پوری تعمیل کرتے ہیں۔ ہر ایک قسم کے جھگڑے اور اختلاف سے ڈرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی جو وحدت کے رنگ میں ان کو حاصل ہوئی۔ اس کی پوری قدر کرتے ہیں۔

فروعی مسائل میں اختلاف

تفرقے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مسائل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو یہ احتیاط لازمی اور ضروری ہے۔ کہ وہ جزوی مسائل پر جھگڑے اور اختلاف نہ کیا کریں۔ کیونکہ آراء ہمیشہ مختلف ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے فروعی مسائل میں جھگڑنا اور اختلاف بڑھانا بڑے خطرے اور نقصان کا موجب ہوجاتا ہے۔ ایک ہی امت میں ہوسکتا ہے۔ کسی کی رائے کچھ ہو۔ اور کسی کی کچھ۔ مگر اس اختلاف رائے کو تفرقہ اور اختلاف کا ذریعہ نہ بنانا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی وحدت میں فرق آتا ہے۔ مسلمانوں کی اس بے احتیاطی نے اسلام کو بہت صدمہ اور نقصان پہنچایا ہے۔ کہ فروعی باتوں پر انہوں نے بہت زور دیا۔ اور ہر ایک نے یہ چاہا۔ کہ ہم اپنی ہی بات دوسرے سے منوائیں۔ اور ان مسائل کو اتنی اہمیت دی۔ کہ ایک دوسرے کی تکفیر شروع کردی۔ اور وحدت کو تفرقے سے بدل دیا۔ بعض آمین بالجہر اور رفع یدین پر زور دینے لگ گئے۔ اور حنفی اس کی تردید میں مصروف ہوگئے۔ اس طرح مسلمانوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ انہوں نے سنّت کو نہ دیکھا۔ بعض نے آمین اور رفع یدین کرنے پر زور دیا۔ اور بعض نے نہ کرنے پر اور اس بات کا خیال نہ کیا۔ کہ جھگڑوں سے ہم اسلام کی وحدت کو توڑ رہے ہیں۔ اور جماعت میں تفرقہ ڈال رہے ہیں۔ اگر وہ آمین بالجہر نہ کہتے۔ تو اتنا نقصان نہ ہوتا۔ جتنا کہ آمین بالجہر پر زور دینے سے ہوا۔ اپنی اپنی رائے پر وہ ایسے مصر ہوئے۔ کہ انہوں نے کچھ موازنہ نہ کیا۔ مانا کہ آمین نہ کہنا رفع یدین نہ کرنا غلطی ہے۔ مگر پھوٹ ڈالنا تو اس سے بھی بڑی غلطی ہے۔ ایک ادنیٰ اور معمولی غلطی کو دُور کرنے کے لئے ایک خطرناک غلطی کا ارتکاب کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ مگر فریقین نے موازنہ نہ کیا۔ اور ان فروعی اختلافات کو اتنا بڑھایا۔ کہ فرقے قائم کردیئے۔ اور ایک دوسرے کے مکفّر ہوگئے۔ ایسے فروعی اختلافات بھی چونکہ تفرقے کا موجب ہوجاتے ہیں۔ اس لئے امام جماعت کا یہ بھی منصب ہوتا ہے۔ کہ وہ ایسے امور میں مخالف رائے رکھنے والوں کے ساتھ جھگڑنے کی اجازت نہ دے۔ پس ہماری جماعت کو ایسے جھگڑوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

ذاتی معاملات کی بناء پر اختلاف

دوسری قسم کا تفرقہ وہ ہوتا ہے۔ جس کی بناء مسائل دینیہ نہیں ہوتے۔ بلکہ آپس کے ذاتی جھگڑے اور تنازعات ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم۔ کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اگر ان کا آپس میں کوئی جھگڑا اور تنازعہ ہوجائے۔ تو دوسرے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اصلاح کریں۔ اور ان میں صلح کرادیں۔ کیونکہ جھگڑے سے اخوۃ میں فرق آتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذکروا اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا۔ کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ خدا نے تم پر یہ نعمت کی ہے۔ کہ تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دی۔ سو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرنا چاہیئے۔ اگر دو بھائیوں میں کوئی جھگڑا یا تنازعہ ہوجائے۔ تو اس کو بڑھنے نہیں دینا چاہیئے۔ اور صلح کرا کر خدا تعالیٰ کے اس انعام کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔

تفرقہ سے بچنے کا طریق

اسلام میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ جہاں اس نے بیماری میں مبتلا ہوجانے کے بعد اصلاح اور تندرستی حاصل کرنے کا علاج بتایا ہے۔ وہاں اس میں یہ رنگ بھی اختیار کیا گیا ہے۔ کہ مرض کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اس کی روک تھام کی جاسکے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مومنین کی وحدت کو قائم رکھنے اور ان کو تفرقے سے بچانے کے لئے چند باتیں بیان فرمائی ہیں۔ تاکہ ہم لوگ جو ایک جگہ مل کر رہتے ہیں۔ اگر ان باتوں کا اور ان پرہیزوں کا خیال رکھیں۔ تو تفرقہ کی خطرناک بیماری سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان ایک بات کو معمولی خیال کر بیٹھتا ہے۔ اور طبیب کے بتائے ہوئے پرہیز کو معمولی تصور کرکے بدپرہیزی کرلیتا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی جان تکلیف اور خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ پس جو باتیں کہ خدا تعالیٰ نے وحدت کے قیام اور اس کی حفاظت کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ ان کو معمولی نہ سمجھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب الرحیم۔

کسی کی تحقیر نہ کرو

ایک وجہ تفرقے اور اختلاف کی خدا تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی حقارت کرتا ہے۔ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کی حقارت کرتی ہے۔ پس ہم سب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم کسی دوسرے بھائی کی حقارت نہ کریں۔ نہ اسکی غربت کی وجہ سے۔ نہ اس کی کسی ظاہری حالت کی وجہ سے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ وہی شخص جس کو تم حقارت کی نظر سے دیکھو۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں وہ تم سے بہتر ہو۔ اس لئے تم سب کو چاہیئے۔ کہ کوئی مرد یا عورت اپنے کسی بھائی یا بہن کی حقارت نہ کرے۔ پھر ایک اور وجہ تفرقے اور اختلاف کی یہ بتائی ہے۔ کہ ایک بھائی دوسرے بھائی پر عیب لگاتا اور بُرے بُرے نام رکھتا ہے۔ اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور جو ایسی حرکت سے باز نہیں آتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ظالم ہے۔ کیونکہ یہی باتیں بڑھتے بڑھتے آخر لڑائی فساد اور جھگڑے کی نوبت پہنچا دیتی ہیں۔

بدظنی نہ کرو

پھر ایک اور وجہ لڑائیوں اور ناچاقیوں کی یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ایک بھائی دوسرے بھائی پر بدظنی کرلیتا ہے۔ اور ظاہر حالات کو دیکھ کر ایک غلط نتیجہ نکال لیتا ہے۔ اگر کوئی ایسی بات ہمیں معلوم ہو۔ جو بظاہر ہمیں بُری معلوم دیتی ہے۔ تو اس کی وجہ سے ہمیں کسی بھائی کی طرف بدی منسوب نہ کرنی چاہیئے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ اس کی تہ میں کوئی اور ایسی بات ہو۔ جس کا ہمیں علم نہ ہو۔ اس واسطے ہمیں اپنے بھائیوں اور بہنوں پر بدظنی کرکے ان کی طرف جلدی سے عیب نہیں منسوب کردینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بات بھی تفرقہ اور اختلاف کی جڑ ہے۔

خفیہ حالات کا تجسس نہ کرو

پھر ایک اور وجہ خدا تعالیٰ نے تجسس بیان فرمائی ہے۔ کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کی خفیہ باتیں معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اپنے بھائی کے خفیہ حالات معلوم کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

پھر ایک اور بات بھی بیان فرمائی ہے۔ جس کا خیال نہ رکھنے سے تفرقہ پیدا ہوجاتا ہے۔ وہ غیبت ہے۔ کہ انسان دوسرے کے عیوب کو لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم اپنے بھائی کے عیوب کو کسی کے آگے مت بیان کرو۔ خواہ وہ درست اور صحیح ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ایسا ہی مکروہ اور بُرا فعل ہے۔ جیسا کہ تم اپنے مُردے بھائی کا گوشت کھانا مکروہ اور بُرا فعل خیال کرتے ہو۔ فاتقوا اللہ۔ پس اگر تم خدا کا خوف کرکے ان باتوں سے پرہیز کروگے۔ تو خدا تعالیٰ تم پر رجوع برحمت ہوگا۔ مگر بعض لوگ ان باتوں کو اہمیت نہیں دیتے۔ اور ان کو معمولی باتیں سمجھ کر بڑی دلیری کے ساتھ اپنے بھائیوں اور بہنوں کی غیبت اور نکتہ چینی وغیرہ کرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ کہ وہ خدا کے حکم کو توڑ رہے ہیں۔ پس ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم پوری توجہ سے ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔ اور ان پر عمل کریں۔

حضرت خان ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ عنہ کا جوش دینی و حرارت ایمانی

مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی مدیر "صدق جدید" لکھنؤ کا ادارتی نوٹ

حضرت خان ذوالفقار علی خان گوہر رضی اللہ عنہ کی وفات پر مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے اپنے موقر جریدے "صدق جدید" کی حالیہ اشاعت میں "علی برادران کے بڑے بھائی" کے زیر عنوان ایک ادارتی نوٹ سپرد قلم فرمایا ہے۔ جس میں محترم گوہر صاحب رضی اللہ عنہ کے دیگر اوصاف کے علاوہ آپ کے جوش دینی اور حرارت ایمانی کو بھی سراہا ہے۔ مذکورہ ادارتی نوٹ "روزنامہ ملت" کے حوالے سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

لکھنؤ اور کانپور کے اردو روزناموں سے اطلاع ملی ہے کہ ذوالفقار علی خاں گوہر بی اے نے لاہور میں ۲۶ فروری (جمعہ) کی شام کو انتقال کیا۔ داغ کے شاگرد تھے اور خود بھی گو بہت کم کہتے تھے۔ لیکن اچھا کہہ لیتے تھے۔ مشہور و معروف علی برادران کے بڑے بھائی تھے۔ شوکت علی سے بھی اور محمد علی سے تو بہت بڑے۔ ... محمد علی سے پوری محبت ان کے آخر وقت تک قائم رہی۔

ایک قادیانی کے حق میں کیا کہا جائے؟ کلمۂ خیر تو شاید ایک ہندو ایک سکھ ایک مسیحی کے حق میں گوارا بھی ہو جائے لیکن ایک "قادیانی" کے حق میں کیسے زبان پر لایا جائے۔

"دل پھر طواف کوئے ملامت کو جائے ہے" کے ماتحت ایک چھوٹا سا واقعہ آپ بیتی کی قسم کا توجہ کرکے عرض کر دیا جاتا ہے۔

مئی ۱۹۲۸ء کا ذکر ہے کہ مولانا محمد علی کی منجھلی صاحبزادی کا عقد دہلی میں تھا۔ اس تقریب میں یہ بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک روز دوپہر کی تنہائی میں دو معزز مہمانوں نے مسائل اسلامی پر کچھ تنزو تمسخر شروع کیا (دونوں بیرسٹر تھے اور لامذہب نہیں۔ بلکہ اچھے خاصے مسلمان اور ایک صاحب ماشاءاللہ ابھی موجود ہیں) مخاطب "مسیح" (سابق صدق) کا ایڈیٹر تھا۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ کچھ بھی بول سکے ایک اور صاحب نے جو اس وسیع کمرے کے کسی گوشے میں لیٹے ہوئے تھے۔ کڑک کر ایک ایک اعتراض کا جواب دینا شروع کر دیا۔ اور وہ جوابات اتنے کافی بلکہ شافی نکلے۔ کہ مخاطب اصلی کو بولنے کی ضرورت ہی نہ پڑی یہ نصرت اسلام میں تقریر کر ڈالنے والے یہی ذوالفقار علی خاں تھے۔ اس جوش دینی حرارت ایمانی رکھنے والے سے امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نرمی اور راحت ہی کا معاملہ فرمائیں اور انکی لغزشوں کو سہرے درگذر فرمائیں۔ (صدق جدید لکھنؤ)

بحوالہ روزنامہ ملت لاہور مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء

ولادت

میرے برادر محمد صدیق صاحب ٹیلہ ماسٹر کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت بچی کی درازئ عمر صالحہ اور خادم دین ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ محمد رفیق احمد بھٹی
بنی سرور ڈی نخر پار کر سندھ

مسجد برائے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

جس میں ایک ہزار آدمی مسقف حصہ میں اکٹھے نماز باجماعت ادا کر سکیں۔ کوئی مومن گھرانا اگر اس کار خیر کو سرانجام دے۔ تو جنت میں خدا اور اسکے رسول کے وعدہ کے مطابق اس کے لئے گھر موجود ہے۔ بشرط ایمان اور حسن نیت۔ کوئی ہے مرد خدا یا خدا کی بندی؟ جو اس کو اپنے ذمہ لے کر اس کو طیار کروا دے؟ ہمیشہ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اور نماز سحر کی دعائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

نماز اور زکوٰۃ کا جوڑ

(31)

(از مکرم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب بورنیو)

قرآن مجید میں متعدد مقامات میں اقامت الصلوٰۃ اور ایتاء الزکوٰۃ کا اکٹھا ذکر آیا ہے۔ اگلے روز سنگاپور میں عاجز راقم کو "اسلامی نظام اقتصادیات" کے مضمون پر ایک پبلک لیکچر انگریزی میں دینا ہوا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل نے مجھے یہ بات سمجھائی کہ نماز اور اسلامی نظام اقتصادیات میں (جس کا مرکزی نکتہ زکوٰۃ ہے) کیا جوڑ ہے۔ اس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

۱:۔ سنت نماز میں یہ اشارہ ہے۔ کہ نظام اشتراکیت کے بالمقابل اسلام میں جذبۂ انفرادیت کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور ہر فرد ملت کے لئے انفرادی حیثیت سے آزادی کے ساتھ آگے بڑھنے اور ترقی کے مواقع کھلے رکھے گئے ہیں۔

۲:۔ نماز کے فرض حصہ میں یہ اشارہ ہے کہ انفرادیت کے ساتھ ساتھ اجتماعیت کا بھی اسلام میں پورا خیال رکھا گیا ہے۔

جہاں نظام سرمایہ داری میں اجتماعیت کو نقصان پہنچا کر افراد اور زور انفرادیت پر ہے۔ اور نظام اشتراکیت میں انفرادیت کو کچل کر محض اجتماعیت ہی اجتماعیت پر زور دیا گیا ہے۔ وہاں اسلام ان دو نوا فراط و تفریط کی راہوں کے بین بین ایسے وسطی طریق پر چلتا ہے۔ جس میں انفرادیت اور اجتماعیت دونو قسم کے فطری جذبات کا بیک وقت پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً۔

۳:۔ نوافل کی صورت میں یہ راز مضمر ہے کہ زکوٰۃ کے مرکزی محور کے اردگرد اسلامی نظام اقتصادیات میں ایسی لچک بھی رکھی گئی ہے کہ مخصوص حالات اور مخصوص ضروریاتِ زمانہ کے پیش نظر ایسی نئی سکیمیں بھی طوعی اور نفلی رنگ میں اختیار کی جا سکتی ہیں۔ جو کہ مقاصدِ زکوٰۃ کو تقویت پہنچاتی ہوں۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے نظام میں وصیت اور تحریک جدید کی دو نئی سکیمیں اختیار کی گئی ہیں۔ اور جس طرح نماز کے نوافل میں قرب الٰہی کی راہیں مستور ہوتی ہیں۔ ویسے ہی زکوٰۃ کی ان طوعی صورتوں میں بھی جنت اور قرب الٰہی کی بشارتیں موجود ہیں۔

۴:۔ اسلامی مساجد اور نماز میں جو اخوت اور مساوات کا نظارہ قائم کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی اسلام کے نظام اقتصادیات میں ملت کے تمام افراد کے لئے ترقی کے حصول کے یکساں مواقع کے میسر ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

۵:۔ آخری اور نہایت اہم امر مشابہت یہ ہے کہ اسلامی اقامت الصلوٰۃ میں ایک روحانی امامت اور نظام خلافت کی ضرورت کی طرف اشارہ ہے جس کے بغیر زکوٰۃ اور دیگر ایسی مالی قربانیوں میں استقلال اور مداومت محال ہے۔ جو کہ نظام اقتصادیات کے لئے ضروری اور لابدی ہیں۔ روحانی امامت اور خلافت کا یہ سلسلہ بھی اسلام کی ایسی خصوصیت ہے۔ جس سے باقی تمام مذاہب اور نظام سب محروم ہیں۔ کوئی ایک صدی بھی اسلام میں خالی نہیں جاتی۔ کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نظام محمدی کی خدمت کے لئے روحانی لیڈرشپ کا انتظام نہ فرمایا گیا ہو۔ اور اس روحانی امامت کا ستون وہ تازہ نصرت الٰہی اور معجزاتِ محمدیہ کا تازہ ظہور ہوتا ہے۔ جس کے طفیل ایمانوں میں تازگی اور دلوں میں ایسا نور یقین پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جس کی روشنی میں ہر قسم کی مالی قربانیوں میں ایک بشاشتِ قلبی اور سرور حاصل ہوتا ہے اور اسی کے سبب سے ایک مستقل اور دائمی نظامِ اقتصادیات کی بنیاد مضبوطی سے قائم ہو جاتی ہے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔ (خاکسار حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد عفی اللہ عنہ از بورنیو)

مرکزی رسید کا حوالہ دیں

تحریک جدید کے سابقون الاولون جو انیس سال سے متواتر اللہ کی راہ میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے قربانی کرتے آرہے ہیں۔ ان کے نام ایک کتاب میں شائع کرنے کا حضور اعلان فرما چکے ہیں۔ اور جن کے انیس سال ادا ہو چکے ہیں۔ ان کے نام بھی اس کتاب میں اشاعت کے لئے معہ ان کی ہر سال کی رقم کے لکھے جا رہے ہیں۔ مگر جن احباب کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ ان کو بقایا کی اطلاع دی جاری ہے۔ تا وہ بقایا ادا کر کے اپنا نام تاریخ اسلام میں درج کرائیں۔

بعض بقایادار اپنی گذشتہ کسی رقم کی ادائیگی کا حوالہ مقامی رسید کا دیتے ہیں۔ ایسے احباب نوٹ کریں کہ مقامی رسید کے حوالہ سے مرکزی خزانہ کی مزید پڑتال نہیں ہو سکتی۔ چاہیئے کہ احباب مرکزی خزانہ دفتر محاسب ربوہ کی رسید کا حوالہ دیں۔ یعنی دفتر محاسب ربوہ کا نمبر رسید و تاریخ لکھیں۔ تا مزید پڑتال ہو سکے ورنہ ان کو اپنا بقایا ادا کرنا چاہیئے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۳۸۰۸ منکہ سکینہ بی بی

زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۳/ج ب ڈاکخانہ فیروزہ ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۵۰/- روپے بذمہ خاوند زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے کل ۵۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- سکینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- چوہدری عنایت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۸۱۰ منکہ زینب بی بی

زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب قوم ارائیں عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۱۷ء ساکن چک ۱۲۳/ج ب ڈاکخانہ فیروزہ ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- فتح محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

وصیت ۱۳۷۹۴ منکہ اختر النساء بیگم

زوجہ چوہدری عبدالوحید خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن جڑانوالہ حال ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد زیورات جڑاؤ وزنی ۲۰ تولے ہیں اور ان کی قیمت اندازاً سولہ سترہ سو روپیہ ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- اختر النساء موصیہ۔ گواہ شد:- عبدالوحید خاں سب انسپکٹر ڈیرہ غازیخاں۔ گواہ شد:- ملک عزیز محمد خاں وکیل و امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔

وصیت ۱۳۷۲۸ منکہ عبدالرحیم ولد

مولوی سلطان علی صاحب قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پور چک ۷۹/ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے ایک راس بھینس و جھوٹی قیمتی ۳۰۰/- روپے اس کے علاوہ ایک کنال زمین الاٹ ہوئی ہے جس کی آمد سالانہ ۲۰/- روپے ہے۔ میں اپنی آمد اور جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- عبدالرحیم موصی بقلم خود کاتب وصیت گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد:- صادق علی امیر جماعت احمدیہ گواہ شد:- قاضی احمد دین موصی ۷۲۹

وصیت ۱۳۷۷۰ منکہ انور احمد شریفی

ولد حکیم عبدالغنی صاحب شریفی قوم سید زیدی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد ۱۴۱/۱۴/- روپے ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کراتا رہوں گا نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:- سید انور احمد شریفی اوورسیئر پی ڈبلیو ڈی بلڈنگ اینڈ روڈ منٹگمری۔ گواہ شد:- سید بشیر احمد شریفی برادر حقیقی موصی گواہ شد:- ظفر اسلام انسپکٹر بیت المال۔

وصیت ۱۳۷۵۶ منکہ خواجہ بشیر احمد

ولد خواجہ شمس الدین صاحب قوم سہگل پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رنگون ملک برما بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس سے اندازاً ۱۲۰۰ روپے ماہوار آمد مجھے ہوتی ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد:- خواجہ بشیر احمد بقلم خود گواہ شد:- سید منیر احمد باہری مبلغ رنگون گواہ شد:- امیر احمد رنگون

وصیت ۱۲۵۳۲ منکہ رضیہ بیگم زوجہ

ملک محمد انور صاحب قوم ارائیں عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مھبول ڈاکخانہ منگلہ باغ و بہار ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰/- روپے زیورات طلائی چار تولہ ۴۰۰/- روپے ایک راس بھینس قیمتی ۲۰۰/- روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- رضیہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد انور خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۸۰۹ منکہ نواب بی بی زوجہ

چوہدری صادق علی صاحب قوم جٹ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن چک ۸۹/ب ڈاکخانہ منڈی یزمان ضلع بہاولپور ریاست بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بصورت زیور کنٹھا طلائی ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپے زیور طلائی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی ۱۵۰/- روپے زیور نقرئی ایک پاؤ ۳۰/- روپے کل ۲۸۰/- روپے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- نواب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:- حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد:- صادق علی خاوند موصیہ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۳۷۹۵ منکہ سارہ بیگم زوجہ

چوہدری غلام رسول صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال بیعت مارچ ۱۹۳۵ء ساکن چک ۱۲۲/پ ڈاکخانہ چک ۱۰۵/پ ضلع رحیم یار خاں ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- سارہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- غلام رسول خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- ماسٹر عبدالرحمن ۱۳۲۲۱

وصیت ۱۳۷۹۷ منکہ عبدالحمید

زوجہ حوالدار نور احمد صاحب عابد قوم مغل چغتائی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- امۃ الحمید موصیہ بقلم خود گواہ شد حوالدار کلرک نور احمد عابد ہیڈکوارٹر ڈویژن لاہور خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- غلام محمد والد موصیہ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) "میرے چھوٹے بھائی عزیزم نذیر احمد اسلامیہ کالج پشاور کا ایف اے (فائنل) کا امتحان اپریل میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے" خاکسار بشیر احمد رفیق بی اے جامعۃ المبشرین ربوہ

(۲) عزیز عبدالغفور انجم اور رشید احمد صابر ایف اے۔ ایس سی میڈیکل کا اور سلیم احمد ناصر اور منور احمد سعید فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا انکو اچھے نمبروں میں کامیاب ہونے کی توفیق دے۔ روشن دین زرگر جناح چوک اوکاڑہ

(۳) خاکسار ۱۴ اپریل سے ریٹائرڈ ہو رہا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ روزگار کی کوئی بہتر سبیل پیدا کرے۔ جس سے دین کی خدمت کرنے کا موقع ملتا رہے۔ میاں چراغ الدین ہیڈ مستری کنکریٹ لیبارٹری گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول۔ ضلع گجرات۔

(۴) میرے چچا مکرم محمد رمضان صاحب چک ۵۵/ب ضلع لائلپور ایک لمبا عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سے اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد طفیل کارکن دفتر وصیت ربوہ

(۵) میرا بچہ عزیزم امان اللہ امسال ایف اے کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویش حضرات قادیان اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ خاکسار:- اہلیہ عباد اللہ گیانی گوجرانوالہ

(۶) میں عرصہ تین سال سے قم معدہ کی درد سے بیمار ہوں۔ اور اس وجہ سے کچھ پھیپھڑوں پر بھی اثر ہے اس وقت میں میو ہسپتال میں زیر علاج ہوں احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ قاضی عبدالوحید لاہور

(۷) بھائی شمس محمود صاحب بہت عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد امین صابر گوجرانوالہ

(۸) میری دادی جان بہت عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت صحتیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ احمد نور ولد پیر بخش باغبانپورہ گوجرانوالہ

نہری تنازعہ کے سلسلہ میں عالمی بنک کی تجویز زیر غور ہے

کراچی ۱۳ مارچ :- آج پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ مسٹر لیاقت علی خان کے قتل کی تحقیقات کے سلسلہ میں حکومت امریکہ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ امریکی خفیہ پولیس کے کسی ماہر کی خدمات مہیا کرنے میں امداد دے اور واشنگٹن میں امریکی سفیر حکومت امریکہ سے گفت و شنید کر رہا ہے تحقیقات کے سلسلے میں تاخیر پر نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے وزیر داخلہ نے بتایا کہ ماہر کی خدمات حاصل کرنے میں دیر ہی لگ جاتی ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو بآسانی بازار سے میسر آجائے۔"

خان عبدالقیوم خان نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ نہری پانی کے تنازعہ کے بارے میں عالمی بنک کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ حکومت تمام ضروری کاغذات کا انتظار کر رہی ہے۔ جب مکمل اطلاع موصول ہوگئی تو اسے ایوان میں پیش کر دیا جائے گا۔

بھارت کے صدر سری نگر اسمبلی کے فیصلوں کی توثیق کر دینگے؟

نئی دہلی ۱۳ مارچ :- مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کے صدر مسٹر جی ایم صادق نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کے صدر اپریل کے دوسرے ہفتہ میں ایک حکم جاری کر کے سرینگر اسمبلی کے حالیہ فیصلوں کی توثیق کر دیں گے مسٹر صادق نے کہا کہ ان فیصلوں کا مقصد ہندوستان اور کشمیر کے درمیان گہرے مراسم استوار کرنا ہے۔

دریں اثناء مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی میں مسٹر عبدالغنی نے ۱۹۵۴-۵۵ء کے بجٹ پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا "مسٹر ڈوگرہ کے اس دعویٰ میں کوئی حقیقت نہیں کہ یہ ایک فاضل بجٹ ہے یہ بجٹ عمداً خسارے کا بجٹ ہے اور خسارہ کو بھارتی حکومت کے عطیات سے پورا کیا گیا ہے"۔ مسٹر عبدالغنی نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ صرف سات لاکھ کی رقم ریاستی ملیشیا کیلئے مختص کر دی گئی ہے۔ مسٹر ڈوگرہ نے دعویٰ کیا کہ ملیشیا کا وجود ریاست کے لئے اشد ضروری ہے۔

لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۱۳ مارچ :- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لاہور کارپوریشن اور چھاؤنی کی حدود میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ حکم ۱۴ اپریل تک نافذ رہے گا۔

سیاسی یا مذہبی اختلافات کی بناء پر قاتلانہ حملے اسلام اور پاکستان کی شہرت کو سخت نقصان پہنچائینگے

ملک کے طول و عرض کی احمدی جماعتوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا پرزور مطالبہ

جماعت احمدیہ عارف والا

مورخہ ۱۲/۳/۵۴ کو بعد از نماز جمعہ جماعت احمدیہ عارف والا کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) جماعت احمدیہ عارف والا کا یہ اجلاس حضرت امام جماعت احمدیہ پر وحشیانہ قاتلانہ حملہ پر سخت افسوس اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ حکومت اس پس منظر اور اسباب کی پوری پوری تحقیقات کرے جو اس افسوسناک واقعہ پر منتج ہوئے۔

(۲) اس جھوٹے اور منافرت انگیز پراپیگنڈے کا سدباب کرے۔ جس کا تمام تر مقصد ملک میں انتشار اور نفرت پھیلانا ہے۔ اور جس کی وجہ سے پاکستان کے امن پسند شہریوں کو پہلے بھی جان و مال کے ناقابل برداشت نقصانات اٹھانے پڑے۔

جماعت احمدیہ عارف والا نے مورخہ ۱۲/۳/۵۴ کو جمعہ کے موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے اجتماعی دعا کی۔

میانوالی

"جماعت احمدیہ میانوالی کا یہ اجلاس حضرت امام جماعت احمدیہ پر کسی نادان دشمن کے بزدلانہ و احمقانہ حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے۔ مذہبی اختلافات کو ایسے طریقوں سے حل کرنے والے نادانوں کی جس قدر بھی حوصلہ شکنی اور مذمت کی جائے کم ہے۔

(۲) یہ غیر معمولی اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اس کی فوری اور مکمل تحقیقات کی جائے۔ ایسے واقعات کا مکمل انسداد ہی امن عامہ کی ضمانت ہے۔ یہ فعل اسلام کو بدنام کرنے کے علاوہ پاکستان کی شہرت پر ایک سیاہ داغ ہے (پریزیڈنٹ [illegible])

کمال ڈیرہ سندھ

مورخہ ۱۲/۳/۵۴ کو انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ ضلع نوابشاہ سندھ کا غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور ہوئی۔

جماعت احمدیہ کمال ڈیرہ اپنے پیارے آقا (جس پہ ہماری جان و مال فدا ہے) پر بزدلانہ حملہ پر نہایت دکھ اور درد کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب سے بادب درخواست کرتی ہے۔ کہ اس جرم کی خاص تحقیقات کریں۔ اور جن مجرموں کا اس سازش میں ہاتھ ہے۔ ان کو ظاہر کر کے عبرتناک سزا دے۔ کیونکہ ایسے لوگ پاکستان اور مذہب اسلام پر ناپاک دھبہ لگا رہے ہیں۔

(پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ ضلع نوابشاہ سندھ)

جماعت ہائے احمدیہ بھیکی و چک ۳۳ و ملک لوہے کھاد

ان تینوں جماعتوں کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۱۳/۳/۵۴ بعد نماز مغرب منعقد ہو کر متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ پر کسی شخص کے ظالمانہ حملہ کرنے کے متعلق رنج و غم کا اظہار کرنے کے بعد یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ

ہماری رائے میں یہ حملہ اس متواتر پروپیگنڈا کا براہ راست نتیجہ ہے۔ جو بعض جماعتیں یا افراد مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور ملک میں لاقانونی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم حکومت کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اس جرم کی تہ تک پہنچنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے۔ کیونکہ یہ فعل مذہب کو بدنام کرنے کے علاوہ پاکستان کی بین الاقوامی شہرت کو دھبہ لگانے والا ہے۔

(پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بھیکی ڈاکخانہ اخلاص ضلع شیخوپورہ)

جماعت احمدیہ شاہ پور صدر!

ہمیں اپنے نہایت ہی پیارے امام پر قاتلانہ حملہ سے انتہائی دکھ پہنچا ہے۔ اور اس سے ان لاکھوں احمدیوں کے قلوب کو مجروح کیا گیا ہے۔ جو پاکستان کے علاوہ دنیا کے دوسرے ...... مختلف حصوں میں بھی بستے ہیں۔ ہم حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ کی پوری تحقیقات کرائے۔ اور ان عوامل کے سدباب کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لائے جو ملک کے امن کو برباد کرنے والی اس قسم کی مجنونانہ حرکات کا موجب ہیں۔

(محمد دین النور صدر جماعت احمدیہ شاہ پور صدر)

جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب

مورخہ ۱۲/۳/۵۴ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب کا ایک ...... معمولی اجلاس زیر صدارت جناب لفٹیننٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

(۱) جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب اپنے محبوب امام پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اس کی سرکاری طور پر پوری تحقیقات کرائی جائے۔ اور اس ظلم کا پس منظر معلوم کیا جائے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے وحشیانہ افعال کا احتمال نہ رہے۔

ریزولیوشن کی نقول مندرجہ اشخاص کو روانہ کر دی گئی ہیں۔

(۱) سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جھنگ (۲) وزیر داخلہ پاکستان (۳) وزیر اعلیٰ پنجاب (۴) وزیر اعظم پاکستان (۵) روزنامہ المصلح (۶) دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

نیز حضور کی صحت کے لئے مجموعی طور پر دعا کی گئی۔ اور تین بکرے مقامی جماعت کی طرف سے بطور صدقہ دیئے گئے۔ (بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور)

جماعت احمدیہ جیمس آباد سندھ

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء کو جماعت احمدیہ جیمس آباد ضلع تھرپارکر (سندھ) کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ کی خبر سن کر جماعت احمدیہ جیمس آباد کے مرد و زن کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ایسے متعصب مسلمانوں کو ہدایت دے۔ جو کہ اس کے پیارے محبوب آقائے نامدار سردار الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں بدنام کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ جیمس آباد کی رائے میں یہ قاتلانہ حملہ اس مسلسل مکروہ پروپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو کہ محض فرقہ پرست لوگ ملک میں بدامنی پھیلانے کے لئے مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف کرتے رہے ہیں۔

جیمس آباد کی جماعت حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ حملہ آور کے اس فعل کے پیچھے اگر کوئی سازش پوشیدہ ہو تو اس کی پوری پوری تحقیقات کر کے اس سازش کو بے نقاب کر دے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ تاکہ پاکستان کے امن پسند شہریوں کی جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جیمس آباد سندھ)

جماعت احمدیہ گوجرہ کی قرارداد

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۴ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود پر کسی بدباطن دشمن کے قاتلانہ حملہ کی خبر موصول ہونے کے بعد جماعت احمدیہ گوجرہ کے احباب اسی روز شام کو مسجد احمدیہ میں اکٹھے ہوئے جہاں نماز مغرب باجماعت ادا کرنے اور جماعت کے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کرنے کے بعد ایک اجلاس منشی عبد العزیز صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد بالاتفاق رائے منظور کی گئی

(۱) یہ اجلاس جماعت عالیہ احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر کسی بدباطن دشمن کے قاتلانہ حملہ پر نہایت ہی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضور انور کی ذات بابرکات احمدی مسلمانوں کے نزدیک نہ صرف ایک واجب الاطاعت ہستی ہے۔ بلکہ اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے عموماً اور حکومت پنجاب سے خصوصاً التماس کرتا ہے۔ کہ وہ احمدی مسلمانوں کے مقدس امام پر اس ناپاک حملے کی پوری پوری تحقیقات فرمائیں۔ اس کے پس پردہ کام کرنے والی سازش کو بے نقاب کریں۔"

(سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور (پنجاب))

رحیم یار خان

جماعت احمدیہ رحیم یار خان کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اس شرمناک اقدام سے اکناف عالم میں بسنے والے امن پسند احمدیوں کے دلوں کو سخت دکھ پہنچا ہے۔ سیاسی یا مذہبی اختلافات کو ظاہر کرنے یا دبانے کا یہ طریق یقیناً ملک کے امن اور سالمیت کے لئے خطرناک ہے اسلامی جمہوریت کا لازمی تقاضہ ہے۔ کہ اس قسم کی کمینہ حرکات کا خواہ کوئی بھی اس کا نشانہ بنے سخت مذمت کی جائے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ پاکستان کے تمام امن پسند شہری اس کی سخت مذمت کریں گے یہ حادثہ یقیناً اسلام کے عطا کردہ بنیادی حق آزادیٔ ضمیر و خیال کے منافی ہے اور یقیناً ملک کے امن اور ترقی کے لئے بھی خطرناک ہے۔

(غلام احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ رحیم یار خان)

سیالکوٹ چھاؤنی!

۱۲ مارچ کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی کے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی اپنے پیارے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر چاقو سے قاتلانہ حملہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیتی ہے کہ حکومت اس واقعہ کے پس پشت حالات کا مکمل جائزہ لے کر اس کے ذمہ دار افراد یا جماعت کو قرار واقعی سزا دے۔ تا ملک میں ایسی ناشائستہ حرکات کے اعادہ کا سدباب ہو جس سے پاکستان نہ صرف عالم اسلام میں بلکہ مغربی ممالک میں بھی بدنام ہوا ہے۔

(نذیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی)